# ایک پیر سے بیعت ہونے کے بعد دوسرے سے بیعت ہونا





ریفرنس نمبر:SAR-7583

تاریخ:10-11-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ ایک جامِع شرائط پیر صاحب سے بیعت ہونے کے بعد کسی اور سے مرید ہونا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جامِع شرائط پیر صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوجانے کے بعد کسی دوسرے پیر صاحب سے بیعت نہیں ہونا چاہیے، البتہ حصولِ برکت کے لیے بوقتِ ضرورت "طالب" ہو جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن طالِب ہونے کے بعد، جو بھی برکات حاصل ہوں، انہیں اپنے پیر صاحب کا ہی فیضان سمجھے۔

ایک پیر کے مُرید ہوتے ہوئے کسی دوسرے پیر صاحب سے مرید ہونے کے متعلق امام عبد الوہاب شعرانی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:973ھ/1565ء) اپنی کتاب "المِنَن الکبری"[1] میں لکھتے ہیں: "کان سیدي علي بن وفاء رضي اللہ تعالی عنہ یقول: کما لم یکن للعالم إلھان، ولا للرجل قلبان، ولا للمرأۃ زوجان، کذلک لا یکون للمرید شیخان۔" ترجمہ: میرے سردار حضرت علی بن وفا رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح کائنات کے دو خدا نہیں، کسی شخص کے دو دِل نہیں اور عورت کے بیک وقت دو شوہر نہیں ہوسکتے، اسی طرح ایک مُرید کے دو شیخ (پیر) بھی نہیں ہوسکتے۔ **(المنن الکبریٰ، الباب الثامن، صفحہ 395، مطبوعہ دار التقویٰ، دِمشق)**

امامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:

"جو شخص کسی شیخ جامع شرائط کے ہاتھ پر بیعت ہو چکا ہو، تو دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہ چاہیے۔ اکابرِ طریقت فرماتے ہیں: "لا یفلح مرید بین شیخین۔ "ترجمہ: جو مرید دو پیروں کے درمیان مشترک ہو، وہ کامیاب نہیں ہوتا۔ خصوصاً جبکہ اُس سے کُشُودِ کار (منازلِ سُلوک کا دروازہ کھلنا) بھی ہو چکا ہو۔ حدیث میں ارشاد ہوا: "من رزق فی شئی فلیلزمہ۔ "ترجمہ: جسے اللہ تعالیٰ کسی شے میں رزق دے، وہ اُسے لازم پکڑ لے۔ (البتہ) دوسرے جامع شرائط (پیر صاحب) سے طلبِ فیض میں حرج نہیں، اگرچہ وہ کسی سلسلہ صریحہ کا ہو اور اُس سے جو فیض حاصل ہو، اُسے بھی اپنے شیخ کا ہی فیض جانے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 26، صفحہ 579، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں:

"مرید تو ایک کا ہو چکا، ایک مرید کے دو پیر نہیں ہوتے، ہاں دوسرے سے طالب ہو سکتا ہے اور اس کے بتانے پر ریاضت و مجاہدہ کرے اور سلوک کی راہیں طے کرے اور جو کچھ فیوض حاصل ہوں، اُن کو پیر ہی سے ملنا تصور کرے اور اُس کو واسطہ جانے۔"

(فتاویٰ امجدیہ، جلد 4، صفحہ 352، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

**04 رَبیعُ الآخر 1443ھ / 10 نومبر 2021ء**



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے